بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۲۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم منگل
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۵۷/۲۲ | ۲۵ جمادی الاول ۱۳۸۸ھ ۔ ۲۰ ظہور ۱۳۴۷ ہش ۔ ۲۰ اگست ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۸۷

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر چاہتے ہو کہ فرشتے تم سے مصافحہ کریں تو یقین کی راہوں کو ڈھونڈو

زندگی کا چشمہ یقین سے ہی نکلتا ہے۔

”یاد رکھو کہ گناہ سے پاک ہونا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ فرشتوں کی سی زندگی بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ دُنیا کی بے جا عیاشیوں کو ترک کرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ ایک پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لینا اور خدا کی طرف ایک خارق عادت کشش سے کھنچے جانا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ زمین کو چھوڑنا اور آسمان پر چڑھ جانا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ خدا سے پورے طور پر ڈرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنا اور اپنے عمل کو ریاکاری کی ملونی سے پاک کر دینا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ ایسا ہی دنیا کی دولت اور حشمت اور اس کی کیمیا پر لعنت بھیجنا اور بادشاہوں کے قُرب سے بے پرواہ ہو جانا اور صرف خدا کو اپنا ایک خزانہ سمجھنا بجز یقین کے ہرگز ممکن نہیں۔“

”وہ مذہب کچھ بھی نہیں اور گندہ ہے اور مردار ہے اور ناپاک ہے اور جہنمی ہے اور خود جہنم ہے جو یقین کے چشمہ تک نہیں پہنچا سکتا۔ زندگی کا چشمہ یقین سے ہی نکلتا ہے اور وہ پر جو آسمان کی طرف اُڑاتے ہیں وہ یقین ہی ہے کوشش کرو کہ اس خدا کو تم دیکھ لو جس کی طرف تم نے جانا ہے اور وہ مرکب یقین ہے جو تمہیں خدا تک پہنچائے گا۔ کس قدر اس کی تیز رفتار ہے کہ وہ روشنی جو سورج سے آتی اور زمین پر پھیلتی ہے وہ بھی اس کی سرعت رفتار کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اے پاکیزگی کے ڈھونڈنے والو اگر تم چاہتے ہو کہ پاک دل بن کر زمین پر چلو اور فرشتے تم سے مصافحہ کریں تو تم یقین کی راہوں کو ڈھونڈو اور اگر تمہیں وہ منزل تک ابھی رسائی نہیں تو اس شخص کا دامن پکڑو جس نے یقین کی آنکھ سے اپنے خدا کو دیکھ لیا ہے۔“

(نزول المسیح)

۱۷۹

اخبار احمدیہ

- ربوہ ۱۹ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق کراچی سے مندرجہ ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں:۔

کراچی ۱۷ اگست۔ (بذریعہ تار) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور اپنی صحت پہلے سے بہتر محسوس فرماتے ہیں الحمد للہ (پرائیویٹ سیکرٹری)

کراچی ۱۸ اگست۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ (پرائیویٹ سیکرٹری)

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں

- محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل (امیر مقامی) ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔

- ربوہ ۱۹ ظہور۔ محترم کمال الدین صاحب امینی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہڈرز فیلڈ (انگلستان) کی نعش کل صبح مقبرہ بہشتی ربوہ میں سپرد خاک کر دی گئی۔ مرحوم انگلستان میں وفات پا گئے تھے۔ وہاں سے آپ کا جنازہ بذریعہ ہوائی جہاز پاکستان لایا گیا۔ پرسوں شب کو جنازہ ربوہ پہنچا۔ کل صبح ساڑھے سات بجے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے میدان میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت شامل ہوئے۔ آپ موصی تھے اس لئے نماز جنازہ کے بعد آپ کی نعش بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کی گئی۔

محترم امینی صاحب مرحوم نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ انگلستان میں آپ کا بیشتر وقت خدمت دین میں صرف ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کے درجات کو بلند کرے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین

داخلہ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

جامعہ نصرت میں گیارھویں کلاس (آرٹس) کا داخلہ ۲۸ اگست ۶۸ء سے شروع ہوگا اور دس روز تک بغیر لیٹ فیس کے جاری رہے گا۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر (جو کالج آفس سے مل سکتے ہیں) ۲۵ اگست تک معہ کیریکٹر اور پروویژنل سرٹیفکیٹس دفتر کالج میں پہنچ جانی چاہئیں۔

ہونہار اور مستحق طالبات کے لئے فیس معافی اور وظائف کی مراعات۔ اعلیٰ تعلیم، شاندار نتائج اور پاکیزہ ماحول۔ کالج کے ساتھ ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام موجود ہے۔

انٹرویو:۔ ربوہ کی طالبات کے لئے ۲۸ اگست تا ۳ ستمبر۔ بیرونجات ،، ،، ،، ۴ تا ۷ ستمبر

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ ظہور ۱۳۴۷ ہش

معرفتِ الٰہیہ کے حصول کا چوتھا وسیلہ "دعا"

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معرفتِ الٰہیہ کے حصول کا چوتھا وسیلہ "دعا" کو بتایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"چوتھا وسیلہ خدا تعالیٰ نے اصل مقصود کو پانے کے لئے دعا کو ٹھہرایا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ

یعنی تم دعا کرو میں قبول کروں گا۔"

حقیقت یہ ہے کہ "دعا" ہی ایک ایسی چیز ہے جس سے اللہ تعالیٰ کے وجود کا ٹھوس ثبوت حاصل ہوتا ہے اور انسان کو اس کے وجود پر کامل یقین کا مقام ملتا ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"دعا خدا تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔

یعنی جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے اور اس کا کیا ثبوت ہے تو کہہ دو وہ بہت ہی قریب ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اسے جواب دیتا ہوں۔ یہ جواب کبھی رؤیا ئے صالحہ کے ذریعہ ملتا ہے۔ اور کبھی کشف اور الہام کے واسطے سے۔ اور علاوہ بریں دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا قادر ہے کہ مشکلات کو حل کر دیتا ہے۔"

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

"دعا کی مثال ایک چشمۂ شیریں کی طرح ہے جس پر مومن بیٹھا ہوا ہے۔ وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کر سکتا ہے جس طرح ایک مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی۔ اسی طرح مومن کا پانی دعا ہے کہ جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس دعا کا ٹھیک محل نماز ہے۔ جس میں وہ راحت اور سرور مومن کو ملتا ہے کہ جس کے مقابل ایک عیاش کا کامل درجہ کا سرور جو اسے کسی بدمعاشی میں میسر آ سکتا ہے۔ ہیچ ہے۔ بڑی بات جو دعا میں حاصل ہوتی ہے وہ قربِ الٰہی ہے۔ دعا کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے۔ جب مومن کی دعا میں پورا اخلاص اور انقطاع پیدا ہو جاتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کو بھی اس پر رحم آ جاتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ اس کا متولی ہو جاتا ہے۔ اگر انسان اپنی زندگی پر غور کرے۔ تو الٰہی تولّی کے بغیر انسانی زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ دیکھئے جب انسان حد بلوغت کو پہنچتا ہے اور اپنے نفع نقصان کو سمجھنے لگتا ہے تو نامرادیوں اور ناکامیوں اور قسما قسم کے مصائب کا ایک لمبا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ وہ ان سے بچنے کے لئے طرح طرح کی کوششیں کرتا ہے۔ دولت کے ذریعہ تعلق حکام کے ذریعہ، قسما قسم کے حیلہ و فریب کے ذریعہ وہ بچاؤ کے راہ نکالتا ہے۔ لیکن مشکل ہے کہ وہ اس میں کامیاب ہو بعض وقت اس کی تلخ کامیوں کا انجام خودکشی ہو جاتی ہے۔ اب اگر ان دنیاداروں کے غموم و ہموم اور تکالیف کا مقابلہ اہل اللہ یا انبیاء کے مصائب کے ساتھ کیا جائے تو انبیاء علیہم السلام کے مصائب کے بالمقابل اول الذکر جماعت کے مصائب بالکل ہیچ ہیں۔ لیکن یہ مصائب و شدائد اس پاک گروہ کو رنجیدہ یا محزون نہیں کر سکتے۔ ان کی خوش حالی اور سرور میں فرق نہیں آتا۔ کیونکہ وہ اپنی دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی تولّی میں پھر رہے ہیں۔ دیکھو اگر ایک شخص کا ایک حاکم سے تعلق ہو۔ اور مثلاً اس حاکم نے اسے اطمینان بھی دیا کہ وہ اپنے مصائب کے وقت اس سے استعانت کر سکتا ہے۔ تو ایسا شخص کسی ایسی تکلیف کے وقت جس کی گرہ کشائی اس حاکم کے ہاتھ میں ہے۔ عام لوگوں کے مقابل کم درجہ رنجیدہ اور غمناک ہوتا ہے۔ تو پھر وہ مومن جس کا اس قسم کا بلکہ اس سے بھی زیادہ مضبوط تعلق احکم الحاکمین سے ہو وہ کب مصائب و شدائد کے وقت گھبراوے گا۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص۵۹)

ان اقتباسات سے واضح ہو جاتا ہے کہ معرفتِ الٰہیہ کے حصول کے لئے دعا ایک نہایت اہم ذریعہ ہے۔ حقیقت یہ ہے جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "دعا" کے متعلق جابجا وضاحتیں فرمائی ہیں۔ بغیر دعا کے انسان اللہ تعالیٰ کی معرفت کی منازل طے ہی نہیں کر سکتا۔ یہ دعا ہی ہے جو انسان کو ملاءِ اعلیٰ پر اڑنے کے لئے روحانی پر و بال عطا کرتی ہے اور انسان اس محل میں داخل ہوتا ہے۔ جہاں اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی ملاقات کے لئے منتظر ہوتا ہے۔ دعا کا معاملہ اتنا اہم ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انسانی فلاح کا ذریعہ دعا ہی کو فرمایا ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تیمارداری اور عیادت

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ وَاِتِّبَاعِ الْجَنَازَۃِ وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِجَابَۃِ الدَّاعِیْ وَاِفْشَآءِ السَّلَامِ (بخاری کتاب الادب)

ترجمہ۔ حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم بیمار کی عیادت کریں جنازے کے ساتھ جائیں چھینک مارنے والے کی چھینک کا جواب دیں۔ قسم کھانے والے کو اس کی قسم کے پورا کرنے میں مدد دیں مظلوم کی مدد کریں اور دعوت کے لئے بلانے والے کی دعوت قبول کریں اور سلام کو رواج دیں۔

صفائی عجب چیز دنیا میں ہے

عَنْ اَبِیْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ (مسلم کتاب الطہارۃ)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طہارت پاکیزگی اور صاف ستھرا رہنا بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

۱۴۰

تعلیم القرآن کی اہمیت اور اس کی برکات

طالبات فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کی الوداعی تقریب میں
حضرت سیّدہ امّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا خطاب

مؤرخہ ۳۰ وفا (جولائی) کو طالبات فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کی جو الوداعی تقریب ربوہ میں منعقد ہوئی اس میں حضرت سیّدہ امِ متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے جو خطاب فرمایا تھا وہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ
مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۔
(سورہ انعام آیت ۱۵۶)

الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ آج فضل عمر تعلیم القرآن کلاس اختتام پذیر ہو رہی ہے اللہ تعالٰے کا احسان ہے کہ اس نے آپ سب کو اس میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ ۶۵ء اور ۶۶ء کے مقابلہ میں گزشتہ سال طالبات کی تعداد میں نمایاں زیادتی ہوئی تھی لیکن اس سال گزشتہ سال کی نسبت باہر سے آنے والی طالبات کی تعداد کم رہی ہے کل ۱۲۴ طالبات باہر سے آئیں جن میں سے بارہ طالبات بعض مجبوریوں کی بناء پر واپس چلی گئیں۔ پانچ طالبات نے بیماری کے سبب امتحان نہ دیا کل ۱۰۷ طالبات نے امتحان میں شرکت کی۔ طالبات کی تعداد بھی کم رہی اور جن مقامات سے وہ آئیں ان کی تعداد بھی گزشتہ سال سے کم رہی۔ گزشتہ سال ۳۲ جگہوں سے طالبات آئی تھیں اور امسال ۲۷ مقامات سے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس سال لجنات کی عہدہ داروں نے اپنی ذمہ داری کو صحیح طور پر ادا نہیں کیا۔

قرآن مجید کی تعلیم کا یہ انتظام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق آپ کی خصوصی نگرانی میں کیا جاتا ہے اور اس لئے کیا جاتا ہے کہ مرد اور عورتیں مرکز میں آکر قرآن مجید کی تعلیم حاصل کریں اور جاکر اپنی اپنی جماعت میں پڑھا سکیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز کا مرکز میں آکر قرآن مجید پڑھنے کا ارشاد قرآن مجید کے اس حکم کے مطابق ہے۔ اللہ تعالٰے قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ
لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْلَا
نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ
مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا
فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا
قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا
اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ
(سورہ توبہ آیت ۱۲۳)

(ترجمہ) اور مومنوں کے لئے ممکن نہ تھا کہ وہ سب کے سب اکٹھے ہو کر تعلیم دین کے لئے نکل پڑیں پس کیوں نہ ہوا کہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا تاکہ وہ دین پوری طرح سیکھتے اور اپنی قوم کو واپس لوٹ کر بے دینی سے ہوشیار کرتے تاکہ وہ گمراہی سے ڈرنے لگیں۔

اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ کسی شہر یا قصبہ یا گاؤں سے ایک وقت سارے مومنوں کا دین سیکھنے کے لئے آنا ناممکن ہے۔ گھر کی ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ ملازمین کو چھٹی نہیں ملتی صحت ٹھیک نہیں ہوتی۔ غرض بہت سے عذر ہو سکتے ہیں۔ ان الفاظ کے بین السطور یہ بھی اشارہ ہے کہ دین کا علم سیکھنا اتنا ضروری ہے کہ اگر سب کا اکٹھا آنا ممکن ہوتا تو سب کو ہی آنا چاہیئے تھا لیکن چونکہ یہ ممکن نہیں۔ انسان کے ساتھ بہت سے عذر لگے ہوئے ہیں اس لئے ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان کی جماعت میں سے ایک گروہ نکل پڑتا۔ نَفَرَ کے معنے اَسْرَعَ اِلَيْهِ کے ہیں یعنی تیزی سے شوق سے کسی کی طرف جانا۔ جس میں خواہش اور شوق پایا جاتا ہو زبردستی اور مجبوری سے وہ دین سیکھنے کے لئے نہ آئیں بلکہ ان کو انتظار ہو کہ کب دین کی تعلیم کا مرکز میں انتظام کیا جائے اور کب ہم پہنچیں اور جاکر علم دین سیکھیں۔ قرآن مجید نے آنے والوں کے لئے "طَآئِفَةٌ" کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ طَآئِفَةٌ کے معنے لغت میں اَلْجَمَاعَةُ مِنَ النَّاسِ کے ہیں اور جماعت کا لفظ کم سے کم تین کے عدد پر بولا جاتا ہے۔ اس ارشاد باری تعالٰے کے مطابق ہر شہر قصبہ اور گاؤں سے کم از کم تین طالبات کو تو ضرور آنا چاہیئے۔ تمام پاکستان کی صدہا جماعتوں سے صرف ۱۲۴ طالبات کا آنا اور صرف ۲۷ مقامات سے آنا بے حسی اور قرآن مجید سے عدم دلچسپی کو ظاہر کرتا ہے۔ مرکز میں جماعتوں کے آنے کی دو اہم غرضوں کو اس آیت میں بیان فرمایا گیا ہے پہلی یہ کہ ان کے آنے کی غرض تَفَقُّه فِي الدِّيْنِ ہے۔ تَفَقُّه کے معنے لغت میں فہم کے ہیں یعنی کسی چیز کو اس طرح سیکھنا کہ مکمل طور پر وہ سمجھ آجائے۔ تفقّہ باب تفعّل سے ہے جس میں تکلّف کے معنے ہیں یعنی کوشش اور محنت سے علم حاصل کرنا اور اس کی باریکیاں سمجھنا۔ پس تفقّہ فی الدّین کے معنے یہ ہوں گے کہ دین کا علم اس طرح محنت اور دل لگا کر سیکھے کہ پوری طرح ہر مسئلہ سمجھ میں آجائے۔ اگر دین کے لفظ کے مختلف معنے بیان کئے جائیں تو اپنی ذات میں یہ ایک بہت لمبا مضمون بن جائے گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالٰے بنصرہ العزیز نے وقتاً فوقتاً اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ کی جو لطیف تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں بیان فرمائی ہے وہ آپ سب نے سنی ہے اسے یاد رکھیں اور اس کی روشنی میں دین کا علم حاصل کرنے کی اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتی رہیں۔

دوسری غرض مرکز میں جماعتوں کے آنے کی قرآن مجید نے یہ بیان فرمائی ہے کہ مرکز میں رہ کر علم دین سیکھ کر جب وہ اپنے شہروں میں واپس جائیں تو پیچھے رہنے والوں کو ہوشیار کر سکیں کہ آپ لوگ قرآن مجید پڑھیں اور اس کی تعلیم پر عمل کریں۔ پس آپ کا فرض ہے کہ علم دین کی جو باریکیاں اور مسائل آپ نے یہاں سیکھے ہیں وہ اپنے شہر گاؤں یا قصبہ میں واپس جاکر وہاں کی رہنے والیوں کو سکھائیں۔ قرآن مجید نے جو اوامر اور منہیات بیان فرمائے ہیں وہ تفصیلاً بتائیں سکھائیں تا جو بدعتوں اور جہالت کے پھندے میں اس لئے جکڑے ہوئے ہیں کہ ان کو احکام قرآنیہ کا علم نہیں وہ اپنے رب کا حکم سنکر ان برائیوں کو چھوڑ کر اپنے رب کے فرمان پر چلنے لگیں۔ پس یہ غرض تھی آپ کے یہاں آنے اور پڑھنے کی۔ خدا کرے کہ آپ اللہ تعالٰے کے اس ارشاد کو پورا کرنے والیاں بنیں اور جن جواہرات سے آپ نے یہاں جھولیاں بھری ہیں وہ فراخ دلی کے ساتھ اپنی ہمجولیوں میں تقسیم کر سکیں۔

"قرآن مجید جواہرات کی
تھیلی ہے اور لوگ اس
سے بے خبر ہیں"
(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ان جواہرات کی اطلاع دنیا تک پہنچانا آپ کا کام ہے۔ جو آیت میں نے تقریر کے شروع میں تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالٰے نے قرآن مجید کی عظمت کو بیان فرماتے ہوئے اس پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ پانچ نہایت اہم باتیں اس آیت میں بیان فرمائی گئی ہیں۔

اوّل:۔ هٰذَا كِتٰبٌ۔ یہ بڑی عظمت و شان والی کتاب ہے۔ عربی میں تنوین عظمت کو بیان کرنے کے لئے بھی آتی ہے۔ قرآن معمولی کتاب نہیں بڑی عظمت والی بڑی شان والی کامل کتاب ہے۔ اس کی عظمت اور شان کی دلیل یہ ہے کہ اَنْزَلْنٰهُ اس کے اتارنے والے ہم ہیں۔ ظاہر ہے کہ وہ رب العالمین جو ازل سے اپنے بندوں کی ہر قسم کی ضرورتوں کو پورا کرتا چلا آیا ہے ان کے روحانی قویٰ کی تکمیل کے لئے اس نے ایک کامل کتاب نازل فرمائی۔ قرآن مجید کے علاوہ کسی اور الہامی کتاب نے یہ دعویٰ اس تحدّی کے ساتھ نہیں کیا جو قرآن مجید نے کیا ہے۔ اللہ تعالٰے خود فرماتا ہے کہ اس کتاب کو اتارنے والے ہم ہیں اس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہیں۔ اسی مضمون کو دوسری جگہ یوں بیان فرمایا ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ

وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ۔ کہ ہم نے یہ ذکر اتارا ہے اور ہم خود اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ چنانچہ آج دشمنانِ اسلام بھی اس بات کا اقرار کرنے پر مجبور ہیں کہ ظاہری اور معنوی دونوں طور پر قرآن مجید کی جس طرح حفاظت ہوئی ہے اس کا مقابلہ کوئی اَور کتاب نہیں کر سکتی۔ انزلناہ کے الفاظ ایک ایسے انسان کو جو اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے مجبور کرتے ہیں کہ قرآن مجید سے بے حد محبت رکھے کہ یہ اس کی کتاب ہے اسے بار بار پڑھے صحیح پڑھے بعینہٖ اسی طرح جس طرح اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔

آج کل بچیوں میں آٹو گراف رکھنے کا بے حد شوق پایا جاتا ہے اپنی دوستوں یا بزرگوں کی چند تحریروں یا دستخطوں کو وہ سینے سے لگائے پھرتی ہیں۔ بار بار پڑھتی ہیں ایک دوسرے کو دکھاتی ہیں لیکن خدا کی کتاب اور اس کا جو پیغام آپ کے نام ہے اس کو پڑھنے صحیح پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی طرف توجہ نہیں۔

نزولِ قرآن کو خود اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان معجزہ قرار دیا ہے۔ فرماتا ہے

اَوَلَمْ یَکْفِھِمْ اَنَّا
اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتٰبَ
یُتْلٰی عَلَیْھِمْ اِنَّ فِیْ
ذٰلِکَ لَرَحْمَۃً وَّذِکْرٰی
لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ۔

(عنکبوت آیت ۵۲)

(ترجمہ) کیا ان کے لئے یہ نشان کافی نہ تھا کہ ہم نے تجھ پر ایک مکمل کتاب قرآن کو نازل کیا جو انہیں پڑھ کر سنائی جاتی ہے۔ اس امر میں مومنوں کے لئے تو بڑی رحمت اور نصیحت کے سامان ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کیا قرآن مجید نازل کر دینے کے بعد بھی کسی اَور معجزہ کی ضرورت باقی رہ جاتی تھی؟ یعنی حقیقت تو یہ ہے کہ صرف قرآن مجید ہی اللہ تعالیٰ کی ہستی۔ اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کے لئے ایک اکیلا نشان کافی نشان تھا اس کے بعد کسی اور معجزہ کی ضرورت ہی نہ تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"آج روئے زمین پر سب الہامی کتابوں میں سے ایک قرآن مجید ہی ہے کہ جس کا کلامِ الٰہی ہونا دلائلِ قطعیہ سے ثابت ہے جس کے اصول نجات کے بالکل راستی اور وضع فطرتی پر مبنی ہیں جس کے عقائد ایسے کامل اور مستحکم ہیں جو براہینِ قویّہ ان کی صداقت پر شاہد ناطق ہیں جس کے احکام حق محض پر قائم ہیں جس کی تعلیمات ہر ایک طرح کی آمیزشِ شرک اور بدعت اور مخلوق پرستی سے بکلّی پاک ہیں جس میں توحید اور تعظیمِ الٰہی اور کمالاتِ حضرتِ عزّت کے ظاہر کرنے کے لئے انتہا کا جوش ہے جس میں یہ خوبی ہے کہ سراسر واحدانیت جنابِ الٰہی سے بھرا ہوا ہے اور کسی طرح کا دھبّہ نقصان اور عیب اور نالائق صفات کا ذاتِ پاک حضرت باری پر نہیں لگاتا۔"

(براہین احمدیہ صہ ۸۱)

تیسری اہم بات جس کو اس آیت میں بیان فرمایا گیا ہے وہ مبارکٌ کا لفظ ہے۔ یہ قرآن بہت ہی برکتوں والا ہے مبارکٌ برکت سے نکلا ہے اور بِرْکَۃٌ اس نیچی جگہ کو کہتے ہیں جہاں بارش ہونے پر ارد گرد کا تمام پانی بہہ کر جمع ہو جائے۔ یعنی قرآن مجید تمام صداقتوں اور تمام اعلےٰ تعلیموں کا نچوڑ اور مخزن ہے۔ کوئی اعلےٰ درجہ کی تعلیم اس سے باہر نہیں۔ کوئی دائمی صداقت ایسی نہیں جس کو قرآن نے بیان نہ کیا ہو۔ وہ ایک ایسا سمندر ہے جس میں ہر زمانہ اور ہر ضرورت کے وقت اس کے مطابق ہدایت ملتی چلی جائے گی اس کے علوم غیر محدود ہیں۔ جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :۔

قُلْ لَّوْ کَانَ الْبَحْرُ
مِدَادًا لِّکَلِمٰتِ
رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ
قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ
کَلِمٰتُ رَبِّیْ وَلَوْ جِئْنَا
بِمِثْلِہٖ مَدَدًا۔ (سورہ کہف آیہ ۱۱۰)

یعنی اگر خدا کے کلام کے لکھنے کے لئے سمندر کو سیاہی بنا لیا جائے تو لکھتے لکھتے سمندر ختم ہو جائے اور کلام میں کچھ کمی نہ ہو گو ویسے ہی سمندر بطور مدد کے کام میں لائے جائیں۔

سورۃ انبیاء آیت ۵۱ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَھٰذَا ذِکْرٌ مُّبٰرَکٌ اَنْزَلْنٰہُ۔ اس کا ترجمہ انہی معنوں کی رو سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوں کیا ہے کہ یہ قرآن ایک ایسی یاد دہانی کرنے والی کتاب ہے جس میں تمام آسمانی صحیفوں کی خوبیاں بہہ کر آگئی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"اے بندگانِ خدا! یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلےٰ معارف کا دعوےٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا ازالہ اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ کوئی شخص برہمو ہو یا بدھ مذہب والا یا آریہ یا کسی اَور رنگ کا فلسفی کوئی ایسی الٰہی صداقت نکال نہیں سکتا جو قرآن شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو قرآن شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفہ فطرت کے عجائب وغرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ یہی حال ان صحفِ مطہرہ کا ہے تا خدا تعالیٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۵)

(باقی)

چندہ مساجد اور احمدی خواتین کا فرض

(حضرت سیدہ امِّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

یکم تا ۸ ظہور ۱۳۴۲ ہش چندہ مساجد کے سلسلہ میں کل چار سو اکہتر روپے کے وعدہ جات وصول ہوئے ہیں اور چار سو چھیاسی روپے کی وصولی ہوئی ہے گویا کُل وصولی ۸ ظہور تک اس چندہ کی چار لاکھ باسٹھ ہزار سات سو چار روپے کی ہوئی ہے جس میں سے بائیس ہزار دو سو نوّے روپے بیرون از پاکستان کی لجنات کی طرف سے ہے۔

گزشتہ چند ہفتوں سے اس مد کے چندہ میں نمایاں کمی آچکی ہے۔ ابھی ہم نے مزید سینتیس ہزار دو سو چھیانوے روپے جمع کرنے ہیں تب ہم اپنے کئے ہوئے وعدے سے سبکدوش ہو سکتی ہیں۔ جس رفتار سے آج کل چندہ آرہا ہے اس رفتار سے تو اس چندہ کو پورا ہوتے کئی سال لگ جائیں گے۔ مومن کا قدم ہمیشہ ترقی کی طرف جاتا ہے رُکتا نہیں۔

پس میں تمام بہنوں کو عموماً اور عہدہ داران لجنات کو خصوصاً اس اعلان کے ذریعہ توجہ دلاتی ہوں کہ کوشش کریں کہ یہ چندہ جلد از جلد ختم ہو۔ جلسہ سالانہ تک یہ چندہ ختم ہو جانا چاہیئے۔ ابھی بہت بڑی تعداد ایسی مستورات کی ہے جنہوں نے اس میں حصّہ نہیں لیا ان سب کا جائزہ لیں اور اس تحریک کو ان تک پہنچائیں تا کسی شہر میں کوئی احمدی عورت ایسی نہ رہ جائے جس نے اس میں حصّہ نہ لیا ہو۔

میٹرک کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ تمام کامیاب ہونے والی بچیوں کو مبارک ہو۔ انہیں چاہیئے کہ اپنی کامیابی کی خوشی میں حسبِ استطاعت مسجد کے لئے ضرور بھجوائیں شکرانہ کے طور پر۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔

خاکسار مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ناظمین اضلاع و زعماء اعلیٰ انصار اللہ سے گزارش

قیادت تجنید کا پروگرام ہے کہ (۱) تمام ایسے احباب کو مجلس انصار اللہ کا رکن بنایا جائے جو گزشتہ سال کے دوران ۴۰ سال کی عمر تک پہنچ چکے ہوں (۲) اس امر کا جائزہ لیا جائے کہ کوئی ایسی جماعت نہ رہے جہاں مجلس انصار اللہ قائم نہ ہو۔

اس سلسلہ میں اپنی مساعی کی مفصل رپورٹ قیادت تجنید کو بھجوائیں اور عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائد تجنید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

واقفین وقف عارضی کے تاثرات

۱۴۱

چند واقفین وقف عارضی کی تازہ رپورٹوں میں سے چند تاثرات درج ذیل ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ احباب جماعت اپنے وقف کرنے والے بھائیوں کے بیانات اور ان کے روبہ سے روحانی لذت حاصل کریں اور ان کے لئے دعا کریں اور اگر اللہ توفیق بخشے تو جملہ قارئین وقف عارضی میں حصہ لیں۔ یہ وقف دو ہفتے سے چھ ہفتے تک کا ہوتا ہے۔ واقف کو اپنے مقررہ مہینہ اور مقرر فاصلہ تک کی مقرر کردہ جماعت میں تربیت جماعت اور تعلیم قرآن کریم کے لئے اپنے خرچ پر جانا ہوتا ہے۔ کھانا بھی اپنا ہوتا ہے۔ جسے حتی الامکان خود تیار کرنا چاہیئے۔ بہرحال یہ تحریک تربیت کے لحاظ سے ایک نہایت مفید اور بابرکت تحریک ہے واقفین کو خود اپنی اصلاح اور دعاؤں کا بہترین موقعہ میسر آتا ہے۔

یاد رہے کہ جب واقفین کی رپورٹ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور پہنچتی ہے۔ تو حضور ضرور دعا فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ واقفین کو اپنے فضلوں سے نوازتا رہے۔

(نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

(۱)

مکرم فیروز الدین صاحب کوٹ سلطان ضلع جھنگ سے تحریر فرماتے ہیں:۔

"کھانے اور رہائش کا انتظام ہم نے خود مسجد میں کر لیا تھا۔ غیر احمدی اس سے بہت متاثر ہوتے۔ اکثر دفعہ ہمیں روکھی روٹی کھانی پڑتی۔ دل میں بڑی خوشی محسوس ہوتی۔ صحت پر بھی خدا کے فضل سے کوئی اثر نہیں پڑا یہ بھی ہمارے لئے ایک ٹریننگ تھی۔

کھانا علیحدہ پکانے سے ہمیں دو مسافروں کی خدمت کا موقع بھی مل گیا۔ جو رات مسجد میں ٹھہرنے کے لئے آئے تھے"

(۲)

میاں امام علی صاحب و میاں فتح محمد صاحب بار موسیٰ سے تحریر کرتے ہیں کہ:۔

"ہم دونوں ہی اپنے ہاتھ سے روٹی پکا کر کھاتے ہیں۔ تو یہاں کے غیر احمدی افراد کہتے ہیں کہ یہ عجیب بات ہے جو ہم نے آج تک نہیں دیکھی کہ خرچ اپنا کرنا اور دوسرے روٹی اپنے ہاتھ سے پکا کر کھانی۔ آج تک کسی مذہب یا فرقہ میں نہیں ہے۔ ہمارے پیر بھی آتے ہیں تو حلوے اور گوشت خوب پکوا کر کھاتے ہیں۔ روٹی خود پکا کر کھانے والی بات باثر اور تبلیغ مفید ثابت ہو رہی ہے"

(۳)

مکرم امیر الدین صاحب و سید محمد صاحب مہاجر کالونی خلیل آباد آزاد کشمیر تحریر فرماتے ہیں:۔

"احمدی احباب کو بفضلہ تعالیٰ کے فضل سے بیدار پایا گیا اور دینی کاموں میں جماعت احمدیہ چناڑی کی سعی قابل تحسین ہے یہاں خمس اوقات نماز باجماعت جمعہ اور درس قرآن کریم صبح و شام بچوں بچیوں کو ناظرہ اور ترجمہ سے قرآن کریم پڑھایا جا رہا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں سے کا مناسب حال اقتباس سنایا جاتا ہے۔

یہاں آکر ہماری روحانیت میں بھی غیر معمولی تغیر ہوا۔ یہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے یہ کیا اور وہ کیا۔ البتہ ہم نے یہاں آکر بہت کچھ سیکھا۔"

(۴)

بشیر احمد صاحب گوکھبہ الحمید سے لکھتے ہیں:۔

"حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ناچیز خادم نے دو ہفتے وقف عارضی میں گذارے کہ ایسی روحانی لذت محسوس کی جس کی مثال نماز کی حالت میں پیش کی جا سکتی ہے۔"

(۵)

مکرم نثار احمد صاحب۔ احمد آباد اسٹیٹ سے تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہم وقف عارضی کے لئے جماعت احمدیہ پھیروچیچی میں مورخہ یکم جولائی سے آئے تھے اور ۱۶ر جولائی کو دو ہفتے کا عرصہ گذار کر واپس جا رہے ہیں۔ یہ دن ہمارے لئے بہت ہی اچھے ماحول میں گذارنے کا موجب بنے۔ اور ہم نے کھانا خود تیار کر کے کھایا جو کہ بہت ہی لذیذ ثابت ہوتا رہا ہے۔

جماعت ہذا کا ماحول اچھا ہے۔ نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔ کوئی بے نماز نہیں ہے اور اسلامی شعار کی پابندی کرنے والے ہیں۔ انہوں نے ہمارے ساتھ نہایت ہی اچھا سلوک کیا اور ہمارے کام میں مدد کی۔"

(۶)

مکرم محمد صادق صاحب چاہ احمد یا نوالہ ضلع ملتان لکھتے ہیں:۔

"وقف عارضی ایک الہامی تحریک ہے اگر انسان پوری طرح گھر سے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حوالے کر کے نکلے دوسروں کی اصلاح کے علاوہ اپنی اصلاح کا بھی خیال رکھے اور خود کھانا تیار کر کے کھائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ہر حکم کو اپنے اوپر فرض خیال کرے تو تب دیکھے کہ وقف عارضی کا فائدہ کس رنگ میں ہوتا ہے میں واضح الفاظ میں کہتا ہوں کہ ان پندرہ دن میں انسان مومن بنتا ہے اور اپنے اندر ایک خاص قسم کی تبدیلی محسوس کرتا ہے۔ روٹی کا خود تیار کرنا ایک بڑا اہم فریضہ اور خدا تعالیٰ کی رحمت کا ذریعہ ہے۔"

(۷)

مکرم عبد الحلیم صاحب ایم اے جہلم لکھتے ہیں:۔

"حضور کے ارشاد کے مطابق یہ عاجز اپنا کھانا خود اپنے ہاتھ سے تیار کرتا رہا ہے۔ احباب نے بہت مجبور کیا کہ ہم کھانا تیار کر کے دیں گے۔ ایک دوست نے تو یہ بھی کہا کہ یہ ہمارے لئے بڑی بے عزتی کا باعث ہے کہ آپ خود کھانا اپنے ہاتھ سے تیار کریں مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں اپنا سب سامان خورد و نوش اور آٹا گھر ساتھ لے گیا تھا اور اپنا کھانا خود تیار کرتا رہا اس میں بھی بہت روحانی سرور حاصل ہوتا رہا۔"

(۸)

پروفیسر محمد طفیل صاحب ایم اے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:۔

"روز اول سے کبھی آلو پکا کر کبھی اچار کے ساتھ جو میں گھر سے لایا ہوا ہوں۔ کبھی لسی کے ساتھ اور کبھی چائے کے ساتھ جو میں خود تیار کرتا ہوں۔ وہ دھ مول بیسک گزارہ کر رہا ہوں اور اپنا کھانا خود تیار کر کے خوب لطف سے کھاتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ادا کرتا ہوں جس نے نظام خلافت جیسا کہ اس میں جماعت کو پرو رہا ہے اور پھر اپنے خلیفہ وقت کو کیسی کیسی بابرکت تحریکات بتا کر جماعت کی جسمانی اخلاقی اور روحانی ورزش اور ترقی کا سامان پیدا کر رہا ہے۔"

(۹)

مکرم راجہ محمد حیات صاحب ہجکہ نے اپنے مقام وقف سے رپورٹ کی ہے کہ:۔

"بندہ ان پڑھ ہے لیکن تربیت کے متعلق جو کچھ اور عبادات و دعا کے متعلق جو کچھ ممکن ہے ادا کرتا ہے فارغ اوقات میں راستوں کی صفائی وغیرہ کا کام بھی کیا جاتا ہے"

(۱۰)

مکرم میاں خیر محمد صاحب آف ڈیرہ غازیخاں لکھتے ہیں:۔

"پیارے آقا! ایام زیر رپورٹ میں عجیب کیفیت و سرور محسوس کرتا ہوں۔ دل چاہتا ہے کہ اسی طرح مجاہدانہ زندگی بسر کروں اور اپنے بھائیوں کی خدمت کرتا رہوں خاکسار کو اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے اور ذکر الٰہی میں مصروف رہنے کا موقعہ ملا۔ اس سے پہلے نہ تو خاکسار اتنا عرصہ گھر سے باہر جا سکا اور نہ گذشتہ زندگی میں ایسی کیفیت کی مثال ملتی ہے۔ حضور کی یہ تحریک اپنے فوائد کے لحاظ سے بہت ہی وسیع ہے۔"

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

فہرست چندہ دہندگان امداد درویشاں

جن احباب نے ماہ وفا میں چندہ امداد درویشاں بھجوایا ہے ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو حسنات دارین سے نوازے اور اپنے خاص فضل سے انہیں مشکلات اور پریشانیوں سے محفوظ رکھے اور ہر طرح ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ (ناظر خدمت درویشاں)

۱	مکرم شیخ محمد سعید صاحب ظہور اسلام آفریدی لنڈا لاہور چھاؤنی	۳۰—۰۰
۲	” بیگم صاحبہ چوہدری رحمت اللہ صاحب احمد پور شرقیہ	۲۰—۰۰
۳	” ڈاکٹر اقبال احمد صاحب مظفر گڑھ	۲۰—۰۰
۴	” عبد الحلیم صاحب پی سی ایس کیمبلپور	۱۰—۰۰
۵	مکرمہ سارہ صاحبہ نئی منڈی گجرات	۱۰—۰۰
۶	مکرم چوہدری فضل احمد صاحب	۲۵—۰۰
۷	” سید عبد الرحمان صاحب امریکہ	۲۰۰—۰۰
۸	” مبارکہ شوکت صاحبہ ربوہ	۱—۰۰
۹	” خواجہ احمد صاحب سمن آباد لاہور	۱۰—۰۰
۱۰	” بشیر احمد صاحب متعلم ایم اے ڈی نیو کیمپس لاہور	۱۰—۰۰
۱۱	” مختار احمد صاحب ہاشمی ربوہ	۱—۰۰
۱۲	مکرمہ امۃ السلام صاحبہ بنت ڈاکٹر محمد منیر صاحب لاہور	۵۰—۰۰
۱۳	” اہلیہ صاحبہ خان محمد یوسف صاحب ربوہ	۰—۵۰
۱۴	” ماسٹر محمد صدیق صاحب بشیر آباد ضلع حیدر آباد	۱۸—۲۰
۱۵	مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد الدین صاحب داڑی	۵۰—۰۰
۱۶	مکرم محمد معین اختر صاحب چک ۲۰۲ ر ب گٹی ضلع لائلپور	۵—۰۰
۱۷	” چوہدری فضل احمد صاحب ربوہ	۰۰—۵۰
۱۸	” ملک منظور احمد صاحب سمن آباد لاہور	۷—۰۰
۱۹	” نور احمد خان صاحب حلقہ سول لائن لاہور	۵۰—۰۰
۲۰	” ڈاکٹر غلام احمد صاحب مظفر گڑھ	۶—۰۰
۲۱	مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ	۱—۰۰
۲۲	مکرم محمد عیسیٰ خان صاحب کوئٹہ	۳—۵۰
۲۳	” محمد عیسیٰ صاحب راجہ جھنگ	۲—۰۰
۲۴	” قریشی محمد علی صاحب حسن پور ضلع ملتان	۱۰—۰۰
۲۵	” نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال منڈی بہاء الدین	۵—۰۰
۲۶	” محمد امین صاحب سیکرٹری مال اوکاڑہ	۱—۰۰
۲۷	” عبد الغنی صاحب سیکرٹری مال راولپنڈی	۳—۰۰
۲۸	” محمد خورشید صاحب سیکرٹری مال ساہیوال	۱۵—۰۰
۲۹	” محمد اکرم صاحب محاسب گوجرانوالہ	۲—۰۰
۳۰	” دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ	۳۰—۰۰
۳۱	” حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ	۳—۰۰
۳۲	” مرزا عبد الرحمٰن صاحب محاسب کراچی	۵۰—۰۰
۳۳	” وکالت مال ثانی تحریک جدید	۱۰۰—۰۰
۳۴	” شیخ محمد یوسف صاحب لائلپور	۱۴۰—۰۰
۳۵	” عبد المنان صاحب بورے والا	۱۰—۰۰
۳۶	” محمد عبد اللہ صاحب بھیرہ	۵—۰۰
۳۷	” مکرم قریشی عبد الواحد صاحب	۱—۵۰
۳۸	” رشید اینڈ برادرز سیالکوٹ	۳۰—۰۰
۳۹	” عنایت اللہ صاحب ربوہ	۱۰—۰۰
۴۰	” ملک صلاح الدین صاحب لاہور	۸—۰۰
۴۱	” محمد یحییٰ صاحب نیلا گنبد لاہور	۳—۰۰
۴۲	” مکرم چوہدری عصمت اللہ صاحب لاہور	۵۰—۰۰
۴۳	بچگان مکرم محمد احمد صاحب لاہور	۵—۰۰
۴۴	مکرم ڈاکٹر نصیر احمد صاحب ساہیوال (امداد طلباء)	۱۳—۰۰

فضل عمر فاؤنڈیشن کیلئے موعودہ عطیہ

سو فیصدی ادا کرنے والے احباب جماعت احمدیہ خوشاب

جماعت احمدیہ خوشاب ضلع سرگودھا کے مندرجہ ذیل افراد نے اپنے وعدہ جات برائے فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصدی ادائیگی فرما دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں بہنوں کو اپنی روحانی اور جسمانی برکات اور نعمتوں سے متمتع فرمائے۔ آمین۔ (سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

نمبر شمار	نام معطی حضرات	موعودہ رقم	ادائیگی
۱	مکرم عبد الرشید خان صاحب	۱۰۰/-	سو فیصدی
۲	” عبد الرحیم خان صاحب	۱۰۰/-	”
۳	” دانا اللہ دتہ صاحب	۱۰/-	”
۴	” چوہدری مختار احمد صاحب	۱۰۰/-	”
۵	” عبد الستار خان صاحب	۱۰/-	”
۶	محترمہ حامدہ بیگم صاحبہ	۱۰/-	”
۷	” امۃ النصیر صاحبہ	۱۰/-	”
۸	” اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر غلام محمد صاحب	۱۵/-	”
۹	مکرم حافظ عبد الکریم خان صاحب	۳۰/-	”
۱۰	محترمہ حفیظہ بیگم صاحبہ اہلیہ ” ”	۱۰/-	”
۱۱	” ذکیہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الرشید خان صاحب	۱۰/-	”
۱۲	مکرم عبد الغفار خان صاحب	۲۰/-	”
۱۳	محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ	۵/-	”
۱۴	” اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الحفیظ خان صاحب	۱۰/-	”
۱۵	مکرم چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم	۲۵/-	”
۱۶	امۃ الباسط صاحبہ دختر ڈاکٹر غلام محمد صاحب	۵/-	”
۱۷	مکرم دانا اللہ دین صاحب	۲۵/-	”
۱۸	” دانا عطاء اللہ صاحب	۲۵/-	”
۱۹	محترمہ راج بی بی صاحبہ اہلیہ دانا اللہ دین صاحب	۲۵/-	”
۲۰	مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب	۵۰/-	”
۲۱	” چوہدری مختار احمد صاحب منجانب ڈاکٹر نصیر احمد صاحب مرحوم	۱۰/-	”

اعلان

جملہ مجالس ہائے ضلع گوجرانوالہ کی خدمت میں ضروری گزارش ہے کہ مندرجہ ذیل تاریخوں میں تربیتی اجتماع کی منظوری ہوئی ہے۔ جملہ مجالس مقررہ تاریخوں کو شمولیت فرما دیں۔ اشد ضروری ہے۔

وزیر آباد ۳۰ اگست بروز جمعہ ۸ بجے صبح تا ۴ بجے شام تک۔ حافظ آباد ۲۰ ستمبر بروز جمعہ صبح ۸ بجے تا ۴ بجے شام تک۔ گوجرانوالہ ۴ اکتوبر بروز جمعہ صبح ۸ بجے تا ۴ بجے شام تک۔

(ناظم انصار اللہ گوجرانوالہ)

دعائے مغفرت

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ میرے بھائی ملک ظفر الحق پنشنر محکمہ زراعت پشاور ۲۸-۵ بوقت پانچ بجے حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نیک دل، ہمدرد، تہجد گزار مخلص احمدی اور موصی تھے۔ تابوت پشاور سے بذریعہ ٹرک ربوہ لایا گیا اور رات کے ساڑھے گیارہ بجے دوسرے دن مکرم مولوی ابو العطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور اسی وقت بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے۔ پشاور، شیخوپورہ، سرگودھا سے تمام افراد خاندان اور احمدی احباب ربوہ شریک جنازہ ہوئے۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ (ملک غلام محمد ... شیخوپورہ)

ہدایات برائے تشخیص بجٹ آمد مجالس خدام الاحمدیہ

بابت سال ۴۸ - ۱۳۴۷ / ۶۹ - ۱۹۶۸

خدام الاحمدیہ کا آئندہ سال ۶۹-۶۸ یکم نومبر ۱۹۶۸ء سے شروع ہوگا۔ ہر سال جولائی اگست میں سال کے بجٹ آمد کی تشخیص کی جاتی ہے اس کے لئے آپ کی خدمت میں ۶۹-۱۹۶۸ء کے چندہ مجلس اور چندہ سالانہ اجتماع کے بجٹ تشخیص کے فارم بھجوا دیئے گئے ہیں۔ یہ فارم مکمل ہو کر ۳۱ اگست ۱۹۶۸ء تک ضرور بضرور دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں پہنچ جانے چاہئیں فارم پُر کرتے وقت مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھا جائے۔

۱- ہر وہ احمدی جس کی عمر ۱۵ سے ۴۰ سال کے درمیان ہے اس کا نام بجٹ فارم میں درج کیا جائے اور اس بات کی اچھی طرح پڑتال کر لی جائے کہ کسی خادم کا نام بجٹ فارم میں درج ہونے سے رہ تو نہیں گیا۔ نیز کسی خادم کے نادہندہ یا سست ہونے کی وجہ سے اس کا نام بجٹ فارم سے خارج نہ کیا جائے

۲- بجٹ فارم میں ہر خادم کی صحیح اور ہر قسم کی آمد درج کی جائے۔ اور اسی طرح چندہ کی رقم بھی شرح کے مطابق پوری درج کی جائے اور اگر کوئی خادم پوری شرح کے مطابق چندہ ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کی تخفیف شرح یا معافی چندہ کی درخواست صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی خدمت میں بھجوائی جائے۔ قائدین مجالس کو خود بجٹ فارم میں شرح سے کم چندہ درج کرنے یا چندہ معاف کرنے کی اجازت نہیں۔ آپ یقین رکھئے کہ آپ کی سفارش رد نہیں کی جائے گی۔

۳- ہر بجٹ فارم پر چندہ جات کی شرح کے قواعد درج ہیں فارم پُر کرنے سے پہلے ان قواعد کو اچھی طرح پڑھ لیا جائے۔ اور بجٹ ان کے مطابق بنایا جائے

۴- مرکز میں بجٹ بھجوانے سے قبل ضروری ہے کہ ہر مجلس اس کی ایک نقل اپنے پاس رکھ لے تاکہ چندہ وصول کرتے وقت مدنظر رہے اور یہ پتہ ہو کہ کس سے کتنا چندہ وصول کرنا ہے۔

۵- بجٹ فارم کے آخر پر ناظم مال اور قائد مجلس کے دستخط ہونے ضروری ہیں

۶- بجٹ فارم بھجوائے گئے ہیں ان کے ساتھ اطفال الاحمدیہ کے بجٹ فارم بھی ہیں جس میں آپ کی مجلس کے ہر اس احمدی بچے کا نام درج ہونا چاہئے جس کی عمر سات اور پندرہ سال کے درمیان ہے ان فارموں کو بھی مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۱ اگست ۱۹۶۸ء ہے۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

ضروری اطلاع

بیرون از کراچی یا کراچی کی احمدی فرمیں جو امپورٹ ایکسپورٹ کا کام کر رہے ہوں یا صنعتی اداروں کے مالک ہوں سے درخواست ہے کہ آپ اپنی درآمدات و برآمدات کی کلیئرنگ فارورڈنگ اور ایکسپورٹ امپورٹ کے کام کے لئے ہماری خدمات حاصل فرمائیں اور اس سلسلہ میں ضروری معلومات کے لئے ہم سے رجوع فرمائیں۔

اسی طرح اگر کسی فرم کو کراچی سے مشینری، ٹولز، ہارڈویئر، خام مال، ڈائیز، کلرز، کیمیکلز وغیرہ بارعایت خریدنے ہوں تو ہمیں لکھیں۔

(پاکستان ٹریڈنگ ایجنسی ۲۳ اورینٹل چیمبرز الطاف حسین روڈ کراچی)
فون ۲۰۹۱۴

درخواستِ دعا میری آنکھوں میں موتیا اتر رہا ہے اور بینائی کمزور ہوتی جا رہی ہے نیز میری اہلیہ بھی پیرانہ سالی کی وجہ سے علیل رہتی ہیں وہ صحابیہ بھی ہیں نیز خاکسار کو چند مشکلات اور پریشانیاں بھی لاحق ہیں جملہ احباب سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے (حاجی محمد فاضل صحابی حضرت مسیح موعود دارالرحمت غربی۔ ربوہ)

182

مساجد بنانے والوں کے لئے بشارت

سید الانبیاء حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
مَنْ بَنٰی لِلّٰہِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰہُ لَہٗ
بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ۔

یعنی جو مرد اور عورت اس دنیا میں محض اللہ تعالےٰ کے لئے مسجد بناتا ہے اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

پس وہ تحریک جس کی نسبت سیدنا حضرت اقدس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حصہ لینے پر جنت کی بشارت دی ہے وہ مخلصین کے لئے کس قدر توجہ کی مستحق ہے!

چنانچہ سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے پیارے اور محسن آقا حضرت اقدس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مقدس کی تعمیل میں ایک وسیع پروگرام کے ماتحت ممالک بیرون میں تعمیر مساجد کا کام شروع فرمایا اس لئے جماعت احمدیہ کے جملہ افراد مرد و عورت بچے۔ جوان۔ اور بوڑھے۔ سب کو چاہیئے کہ وہ مساجد ممالک بیرون پاکستان کی تعمیر کے لئے بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر اللہ تعالےٰ سے ثواب دارین حاصل کریں۔ اور اس کے خاص فضلوں اور رحمتوں کے وارث ہوں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

زدجام عشق
مشہور و معروف نسخہ
جسے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ترتیب دیا ہے اعصاب اور پٹھوں کی طاقت کا بے نظیر علاج۔
طاقت کی بے نظیر اور بے مثل دوا
مکمل کورس ایک ماہ ساڑھے بیس روپے

دوائی فضل الٰہی
نرینہ اولاد کے لئے
جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے استعمال سے بفضلہ تعالےٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے
قیمت مکمل کورس سولہ روپے

تیار کردہ **دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ**

صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ

کے متعلق

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اس وقت سلسلہ کو چونکہ بہت سی مالی ضرورتیں پیش آگئی ہیں جو عام آمد سے پوری نہیں ہو سکتیں اس لئے فوری ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ جماعت کے افراد میں سے جس کسی نے اپنا روپیہ کسی دوسری جگہ بطور امانت رکھا ہوا ہے وہ فوری طور پر اپنا روپیہ جماعت کے خزانہ میں بطور امانت صدر انجمن احمدیہ داخل کر دے تاکہ فوری ضرورت کے وقت ہم اس سے کام چلا سکیں اس میں تاجروں کا وہ روپیہ شامل نہیں جو وہ تجارت کے لئے رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی زمیندار نے کوئی جائیداد بھی بنانی ہو آئندہ فصلوں اور جائیداد خریدنا چاہتا ہو تو ایسے احباب صرف اتنا روپیہ اپنے پاس رکھ سکتے ہیں جو فوری طور پر جائیداد کے لئے ضروری ہو باقی کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں وہ رکھتے ہیں سلسلہ کے خزانہ میں جمع ہونا چاہیئے"

(افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ)

محض امن کی خواہش انسان کو صحیح راستہ پر قائم نہیں کر سکتی

جب تک ایک بالا ہستی کی ایسی ہدایات بھی معلوم نہ ہوں جو امن قائم کرنے میں ممد اور معاون ہوں،

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الشعراء کی آیات طٰسٓمٓ ۝ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۝ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:۔

"اس کے بعد وہ پیغام ہے جو اس ہستی کی طرف سے آتا ہے کیونکہ جب ایک امن قائم رکھنے کی خواہش مند ہستی کا پتہ مل گیا تو فوراً ان کے دل میں یہ معلوم کرنے کی بھی خواہش پیدا ہو جاتی ہے کہ آیا اس نے امن قائم کرنے کا کوئی سامان بھی کیا ہے یا نہیں۔ کیونکہ اگر اس نے امن قائم کرنے کا کوئی سامان نہیں کیا تو یہ لازمی بات ہے کہ اگر ہم خود امن قائم کرنے کی کوشش کریں گے تو اس بات کا امکان ہو سکتا ہے کہ بجائے امن کے فساد پیدا کر دیں۔ پس محض امن قائم کرنے کی خواہش انسان کو صحیح راستہ پر قائم نہیں کر سکتی جب تک ایک بالا ہستی کی ایسی ہدایات بھی معلوم نہ ہوں جو امن قائم کرنے میں ممد اور معاون ہوں۔ کیونکہ اگر انسان کو اپنے بالا افسر کی خواہشات کا صحیح علم نہ ہو تو انسان باوجود اس آرزو کے کہ وہ اس کے احکام کی اطاعت کرے اُسے پوری طرح خوش نہیں رکھ سکتا۔ پس اگر ہمیں اپنے بالا افسر کی خواہش تو معلوم ہو لیکن اُس خواہش کو پورا کرنے کا طریق معلوم نہ ہو تب بھی ہمارا امن قائم نہیں رہ سکتا کیونکہ ممکن ہے ہم کوئی اور طریق اختیار کریں اور اس کا منشاء کوئی اور طریق اختیار کرنا ہو۔ پس ہمارے امن کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ بالا ہستی ہمیں کوئی ایسا ذریعہ بھی بتائے جو امن قائم کرنے والا ہو۔ سو اس غرض کے لئے جب ہم قرآن کریم کو دیکھتے ہیں اور یہ معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ آیا اس نے کوئی ایسا ذریعہ بنایا ہے یا نہیں تو سورۃ بقرہ میں اس کا جواب نظر آتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا۔ (البقرہ آیت ۱۲۶)

یعنی یہ جو آسمان پر سلام خدا کی خواہش ہے کہ دنیا میں امن قائم ہو۔ اس کے لئے ضروری تھا کہ ہم ایک مرکز قائم کرتے جو دُنیا کو امن دینے والا ہوتا سو ہم نے بیت اللہ کو مدرسہ بنایا یہاں چاروں طرف سے لوگ جمع ہوں گے اور امن کا سبق سیکھیں گے۔ پس ہمارے خدا نے صرف خواہش ہی نہیں کی۔ صرف یہ نہیں کہا کہ تم امن قائم کرو ورنہ میں تم کو سزا دوں گا بلکہ اس دُنیا میں اُس نے امن کا ایک مرکز بھی قائم کر دیا اور وہ خانہ کعبہ ہے فرماتا ہے یہاں لوگ آئیں گے اور اس مدرسہ سے لوگ امن کا سبق سیکھیں گے۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ جز ۲ صـ ۲۴۲-۲۴۳)

ضرورت ہے

دفتر وقف جدید میں ایک محنتی دیانتدار اور سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے نوجوان محرر کی ضرورت ہے۔

کم از کم قابلیت میٹرک پاس

درخواستیں پریذیڈنٹ صاحبان کی سفارش کے ساتھ ایک ہفتہ کے اندر اندر بھجوائیں

(ناظم ارشاد)

درخواستِ دعا

خاکسار کی بچی مریم صدیقہ چند روز سے بیمار ہے۔ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بزرگان سلسلہ و احباب کرام سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار عبدالرحمٰن صاحب عرف بابا۔ کارکن دفتر امور خارجہ۔ ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ویٹ نام کے طول و عرض میں گھمسان کی جنگ

سائیگون۔ ۱۹ راگست۔ ویٹ کانگ نے پورے ویت نام پر ایک ساتھ کئی حملے کر دیئے اتحادی فوجوں اور ویٹ کانگ کے درمیان کئی مقامات پر گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے ویت کانگ نے کئی جگہوں پر امریکی فوج کے مورچوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور ایک ریڈیو سٹیشن بھی تباہ کر دیا ہے۔ امریکی فوج کو مزید کمک پہنچائی جا رہی ہے امریکی فوجی ترجمان نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ ویت کانگ نے دارالحکومت پر تیسرا بڑا حملہ کرنے کا جو منصوبہ بنایا تھا یہ حملے اس کا پیش خیمہ ہیں ویٹ کانگ نے تیسرے بڑے حملے کا آغاز اٹھارہ شہروں پر اچانک دھاوا بول کر کیا۔ ان کے طوفانی حملوں کی شدت میں کمی نہیں آئی ہے۔

امریکہ کا خلائی تجربہ ناکام ہو گیا۔

واشنگٹن ۱۹ راگست امریکہ نے بارہ چھوٹے سیارچے بیک وقت مدار پر پہنچانے کی جو کوشش کی تھی وہ ناکام ہو گئی یہ سیارچے گزشتہ روز وینڈنبرگ کے اڈے سے زمین کی جسامت۔ شکل اور موسمی حالات کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی غرض سے چھوڑے گئے تھے۔

آئزن ہاور کی حالت تشویشناک ہے

واشنگٹن ۱۹ راگست۔ امریکہ کے سابق صدر آئزن ہاور کی حالت تشویشناک ہو گئی ہے۔ انہیں مسلسل آکسیجن دی جا رہی ہے اور برقی آلات کی مدد سے دل کی حرکت کو برقرار رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے ڈاکٹروں نے جو بلیٹن جاری کیا ہے اس میں پہلی بار سابق صدر کی حالت کے بارے میں تشویش ظاہر کی گئی ہے آئزن ہاور کو چار ماہ کے دوران دل کا چوتھا دورہ پڑا ہے۔

بی ایڈ کے نتائج کا اعلان کر دیا گیا

لاہور ۱۹ راگست۔ پنجاب یونیورسٹی نے بی ایڈ کے نتائج کا اعلان کر دیا ہے یہ امتحان اسی سال مئی میں ہوا تھا۔ یونیورسٹی کے اعلان کے مطابق اس امتحان میں دو ہزار چالیس امیدوار شریک ہوئے۔ جن میں سے ایک ہزار پانچ سو دو نے کامیابی حاصل کی کامیابی کی اوسط ۷۳ اعشاریہ ۶ رہی

بسیں دریا میں گرنے سے ۹۹ افراد ہلاک

ٹوکیو ۱۹ راگست۔ وسطی جاپان میں چٹانیں ٹوٹنے سے مسافروں سے بھری ہوئی دو بسیں ایک دریا میں گر گئیں۔ اس حادثہ میں ۹۹ افراد ہلاک ہو گئے۔ بسوں میں ۱۰۲ افراد سوار تھے۔ جن میں سے صرف تین زندہ بچے ہیں۔ مرنے والوں میں صرف ۱۹ افراد کی لاشیں ملی ہیں۔ مسافروں میں اکثریت عورتوں اور بچوں کی تھی۔

پاکستان اور انڈونیشیا کے تعلقات اور زیادہ مستحکم ہوں گے

اسلام آباد ۱۹ راگست۔ صدر محمد ایوب نے انڈونیشیا کے ۲۳ ویں یوم آزادی پر صدر سہارتو کو مبارکباد دی ہے انہوں نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ اس وقت جبکہ آپ کی پوری قوم آزادی کی پرمسرت جشن منا رہی ہے میں اور پاکستان کے عوام آپ کی خوشیوں میں برابر کے شریک ہیں اور اس تقریب سعید پر انڈونیشی عوام کو مبارکباد دیتے ہیں مجھے یقین ہے کہ دونوں ملکوں کے تعلقات آئندہ برسوں میں مزید مستحکم اور مضبوط ہوتے جائیں گے۔

مقبوضہ کشمیر کے عوام نے انتخابات کا مکمل بائیکاٹ کیا۔

سری نگر ۱۹ راگست۔ کشمیری عوام نے نام نہاد سری نگر اسمبلی کے ضمنی انتخابات کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے مقبوضہ کشمیر کے حکمرانوں میں سخت کھلبلی مچ گئی ہے چنانچہ انہوں نے انتخابات کے ڈھونگ کو کامیاب بنانے کے لئے حریت پسندوں کی گرفتاریاں شروع کر دی ہیں۔ سری نگر کے ایک افسر اعلیٰ کے بیان کے مطابق کل ۳۲ ممتاز سیاسی کارکنوں کو گرفتار کر لیا گیا تاکہ ضمنی انتخابات کے دوران کسی قسم کی گڑبڑ نہ ہونے پائے۔